

## 100719- شرعی پرودہ اور چادر کے اوصاف، کیا ہیڈ مسٹر س اور طالبات کو بھی اس کا اہتمام کرنا ہوگا؟

سوال

میں مدرسہ تحفظ القرآن کی ہیڈ مسٹر س ہوں، میں نے استانیوں کو ایک یادو باریک اور شفاف قسم کے کپڑے والا نقاب پہننے سے منع کیا ہے لیکن وہ اس سے انکار کرتی ہیں، اور دلیل یہ دیتی ہیں کہ یہ حرام تو نہیں تو میں طالبات کو ایسا کرنے سے کس طرح منع کر سکتی ہوں؛ کیونکہ طالبات مدرسہ سے چھٹی کے وقت باہر جا کر اس باریک کپڑے کو کھول دیتی ہیں، اور پھر گاڑیوں میں سوار ہوتے وقت بھی، اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ وہ پورا پرودہ کریں، تو رکیاں یہ کہہ کر انکار کر دیتی ہیں کہ معلمات بھی تو اس پر عمل نہیں کرتیں، آپ سے گزارش ہے کہ آپ تفصیلی جواب سے نوازیں۔

پسندیدہ جواب

اول:

پرودہ اور عفت و عصمت کی حرمت رکھتے، اور احتیاط کرنے، اور معلمات اور طالبات کی صحیح راہنمائی اور انہیں نصیحت کرنے پر آپ کو اللہ تعالیٰ جزاً نے خیر عطا فرمائے، اور پھر یہ امانت کی ادائیگی میں بھی شامل ہوتا ہے۔

دوم:

ہم مسلمان عورت کو کئی ایک پردوں والی اور ٹھنڈی اور دوپٹے سے چہرہ ڈھانپنا واجب نہیں کر سکتے، کیونکہ واجب اور فرض تو پھر ہو چھپانا ہے، چاہے یہ ایک بھی پرتوں سے ہو یا کئی پرتوں کے ساتھ۔

شریعت اسلامیہ میں اور ٹھنڈی اور نقاب میں اباحت پائی جاتی ہے، اور جو اہل علم نقاب پہننا منع کرتے ہیں وہ اس لیے نہیں منع کرتے کہ یہ اصل میں مشروع نہیں، بلکہ بعض عورتوں کا نقاب کرنے کے طریقہ اور اس کے اوصاف میں تجاوز کرنے کی بنی پر نقاب پہننے سے منع کرتے ہیں، کہ کچھ عورتوں نے نقاب کا سوراخ آنکھوں سے بھی زیادہ کیا ہوتا ہے، جس کی بنی انصار کے رخسار اور پیشانی کا کچھ حصہ بھی نظر آنے لگتا ہے، اور اسی طرح اور ٹھنڈی اور دوپٹے کے بارہ میں کہا جاستا ہے، تو یہ بذاتِ منع نہیں کیا جاتا بلکہ اس کے اور ٹھنڈنے کے طریقہ یعنی کپڑا اس کے باریک اور شفاف ہو کہ اس کے اندر سے بھی پھرہ صاف نظر آتا ہو تو یہ منع ہے۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام سے نقاب کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

"رہا نقاب: تو ابو عبید عرب کے ہاں پائے جانے والے نقاب کا وصف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

یہ وہ نقاب ہے جس سے آنکھ کی گولائی نظر آتے، اور ان کے ہاں اسے وصولہ اور برحق کا نام دیا جاتا تھا۔

اور اس کا حکم یہ ہے کہ: یہ جائز ہے، اس کی دلیل عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حرام والی عورت نہ تو دستا نے پہننے، اور نہ بھی نقاب کرے"

اور ایک حدیث میں ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنائے آپ نے عورتوں کو حرام کی حالت میں دستا نے پہننے سے منع فرمایا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا احرام کی حالت میں عورت کو نقاب پہننے سے منع کرنا احرام کے علاوہ باقی حالات میں نقاب کرنے کے جواز پر دلالت کرتا ہے، پھر یہ کہ اس حدیث سے یہ مضموم نہیں یا جاستکہ اگر اسے غیر محروم اور اجنبی مرد دیکھ رہے ہوں تو احرام کی حالت میں اس کے لیے پھرہ ننگا کرنا جائز ہے، بلکہ غیر محروم اور اجنبی مردوں کی موجودگی میں احرام والی عورت بھی اپنا چہرہ ڈھانپ کر کر کے گی، اور اپنی اور حصی اور چادر کو یا نقاب کو پھرہ پر لٹکائے گی حتیٰ کہ وہ مردوں سے آگے نکل جائیں۔

اس کی دلیل عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی درج ذیل حدیث ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ :

"ہمارے پاس سے قافلہ سوار گزرتے اور ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں ہوتیں، جب وہ ہمارے برابر آتے تو ہم میں سے عورتیں اپنی چادر اپنے سر سے اپنے پھرہ پر لٹکادیتی، اور جب وہ ہم سے آگے نکل جاتے تو ہم چہرہ ننگا کر دیتیں" انتہی۔

الشیخ عبدالعزیز بن باز

الشیخ عبدالرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں : فتاوی الجعین الدائمة للبحث العلمية والافتاء (171/172).

اور شیخ محمد بن صالح العثيمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

اگر برقع زینت کے لیے نہ ہو بلکہ پردے کے لیے برقع پہنا جائے، اور اس کے ساتھ پرده بھی رکھا جائے تو اس کا حکم کیا ہے؟

شیخ کا جواب تھا :

"اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ وہ دیکھا نہیں جائیگا، بلکہ وہ اسے کسی اور چیز سے ڈھانک لے گی، لیکن جو برقع ظاہر ہو، اور پرده نہ کرے ہم اس کے جواز کا فتوی نہیں دیتے؛ کیونکہ یہ فتنہ کا باعث ہے: اور اس لیے بھی کہ عورتیں اسی پر بس نہیں کر سکتی، اگر عورتیں صرف ایک آنکھ کھلی رکھنے پر ہی اکتفا کرتیں ہو، ہم لکھتے ہیں: یہ نقاب ہے، جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی معروف تھا، اس میں کوئی حرج نہیں۔"

لیکن آپ اس پر ثابت رہیں کہ اگر آپ یہ کہیں : عورت کے لیے آنکھوں کا نقاب کرنا جائز ہے، اور وہ نقاب کے پیچے سے اپنی آنکھوں کے ساتھ دیکھ سکتی ہے۔

تو کچھ مدت اور عرصہ کے بعد اس نقاب میں وسعت اختیار کر لی جائے گی، اور اس کا سوراخ رخسار تک پہنچ جائیگا، اور آہستہ آہستہ سارا چہرہ بھی ننگا ہو جائیگا، اور عورتوں کی عادت کے متعلق معروف بھی یہی ہے، اس لیے یہ راہ بند کرنا جی اقرب الی الصواب ہے" انتہی۔

دیکھیں : لقاءات الباب المفتوح (14) سوال نمبر (14).

اس بنا پر ہم معلومات اور باقی سب مسلمان ہنوں کو لکھنے کے : جس نے بھی تم میں سے اپنے پھرے کا پردہ کرنا اختیار کیا اس نے اپنے لیے زیادہ ستر اختیار کیا، اور اپنے دین کے لیے اکمل چیز اختیار کی، لیکن اسے چاہیے کہ وہ اور ہنسی اور چادر اور پردہ اور نقاب کرنے میں شرعی اوصاف اختیار کرے، اس کے لیے آنکھوں سے زیادہ بڑا سوراخ کرنا جائز نہیں کہ آنکھوں علاوہ کچھ اور بھی ظاہر ہو، اور اسی طرح دوپٹہ یا پردہ اتنا باریک نہ ہو کہ اس سے چہرہ صاف نظر آ رہا ہو۔

علمہ بن ابی علقمہ اپنی والدہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے کہا :

"حضرت بنت عبد الرحمن ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئیں تو حضرت نے باریک دوپٹہ اور ڈھر کھاتھا، تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے پھاڑ کر انہیں موٹا دوپٹہ اور ڈھار دیا"

موطا امام مالک حدیث نمبر (235/2) سنن یہشقی (1693) اس کی سند صحیح ہے۔

ابن عبد البر رحمہ اللہ کتنے ہیں :

ہر وہ کچھ اجو جسم کا وصف ظاہر کرے، اور اسے چھپائے نہ تو اس کا کسی بھی حالت میں پہننا جائز نہیں، لیکن اس کچھ سے کے ساتھ پہننا جاستا ہے جو وصف ظاہر نہ کرتا ہو؛ کیونکہ ایسا بسا پہننے والی عورت نگی ہے، جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی ثابت ہے "انتہی"۔

دیکھیں : الاستذکار (8/307).

ایک چیز اور یہ ہے کہ : تحفیظ کے مرکز میں آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ معلومات اور طالبات کو مرکز کے اندر پردے کا الترام ضرور کروانیں، اور مرکز میں آنے سے قبل جو کچھ ہوتا ہے، آپ اس کی ذمہ دار نہیں، صرف اتنا ہے کہ آپ انہیں وعظ و نصیحت اور ان کی راہنمائی کریں، اور انہیں کسی معین چیز کے پہننا لازم مت کریں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو ہر بھلائی کی توفیق نصیب فرمائے اور معلومات اور طالبات کو خیر و بھلائی اور سیدھی راہ کی بدایت دے۔

واللہ اعلم۔